

## کیا صبر ہارمان لینے کا نام ہے؟

ایک طویل اور تھکا دینے والے دن کے بعد ہم ایک ساتھ بیٹھے تھے—میر پر رکھی چائے ٹھنڈی ہو رہی تھی جب آخر کار میں نے ایک ایسی چیز کے بارے میں بات کی جس کے ساتھ میں برسوں سے جدوجہد کر رہا تھا۔ میں نے اپنی بیالی سے اٹھتے ہوئے بھاپ کو دیکھتے ہوئے کہا، "مجھے کچھ اقرار کرنا ہے۔" ہر بار جب میں اپنی بھرپور کوشش کرتا ہوں اور اس کے باوجود ناخوشگوار نتیجہ نکلتا ہے، تو میرے اندر کچھ رک سا جاتا ہے۔ یہ ایسے ہے جیسے کوئی سوچ پلٹ گیا ہو۔ میری توانائی ختم ہو جاتی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے زندگی مجھ سے نچوڑ لی گئی ہو۔"

وہ خاموشی سے سنتے رہے، جیسا کہ وہ ہمیشہ کرتے ہیں۔

میں نے بات جاری رکھی، "لیکن جب میں مقابلہ کرتا ہوں... جب میں جوانی کارروائی کرتا ہوں یا اپنا دفاع کرتا ہوں، تو میں اچانک دوبارہ زندگی محسوس کرتا ہوں—توانائی سے بھرپور، طاقتور، متحرک۔ اور یہ میرا مسئلہ ہے۔ مذہب ہمیں پرسکون رہنے، صبر کرنے اور قبول کرنے کو کہتا ہے۔ لیکن ایمانداری سے، یہ مجھے گھٹن محسوس کرواتا ہے۔ خدا خاموشی کا مطالبہ کیوں کرتا ہے جب خاموشی موت کی طرح محسوس ہوتی ہے؟"

انہوں نے گہرائی سے سوچتے ہوئے سر ہلایا، میرے سوال کو نظر انداز نہیں کیا۔ انہوں نے نرمی سے کہا، "یہ ایک بہت ہی ایماندارانہ جدوجہد ہے۔" لیکن ہو سکتا ہے کہ مسئلہ صبر کے ساتھ نہ ہو۔ ہو سکتا ہے کہ مسئلہ ہمارے اسے سمجھنے کے طریقے میں ہو۔"

میں نے تھوڑا حیران ہو کر اوپر دیکھا۔

انہوں نے مزید کہا، "آپ اس میں اکیلے نہیں ہیں۔ بہت سے لوگ صبر کو غیر فعالیت، خاموشی، یا بے بسی سے گڈمڈ کر دیتے ہیں۔ لیکن حقیقی صبر ان میں سے کوئی بھی چیز نہیں ہے۔" انہوں نے کھڑکی سے باہر ایک درخت کی طرف اشارہ کیا۔ "طوفان میں ایک درخت کے بارے میں سوچیں۔ شاخیں جھولتی ہیں، پتے ہوا میں لہرا رہے ہوتے ہیں—لیکن جڑیں زمین کو مضبوطی سے تھامے رکھتی ہیں۔ یہ صبر ہے۔ یہ مفلوج ہونا نہیں ہے۔ یہ کمزوری نہیں ہے۔ یہ ہار ماننا نہیں ہے، صحیح سمت میں طاقت لگانا ہے۔"

میں نے اس منظر کو اپنے ذہن میں اترنے دیا۔ میں نے ایمانداری سے کہا، "لیکن جب میں صبر کرتا ہوں، تو مجھے کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ مجھے... بے بس محسوس ہوتا ہے۔ جب میں مقابلہ کرتا ہوں، تو میں زندہ محسوس کرتا ہوں۔ کیا اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ عمل خاموشی سے بہتر ہے؟"

وہ ہلکا سا مسکرائے، جیسے اس سوال کی توقع کر رہے ہوں۔ انہوں نے کہا، "آئیے اس کو جانچ لیتے ہیں۔"

"فرض کریں کہ ایک میٹنگ میں کوئی آپ کی ناقح توہین کرتا ہے۔ آپ کے پاس دو انتخاب ہیں:

- 1 رد عمل (React)۔ فوراً جوابی وار کرنا، اپنا نقطہ ثابت کرنا، شاید انہیں شرمندہ کرنا۔ یہ چند منٹوں کے لیے بہت اچھا محسوس ہوگا—آپ 'جیت گئے'۔
- 2 جواب دینا (Respond)۔ آپ پرسکون رہتے ہیں، جذبات کو ٹھہرنے دیتے ہیں، اور بعد میں اس کو حل کرتے ہیں— واضح طور پر، احترام کے ساتھ، علیحدگی میں۔"

انہوں نے میری طرف دیکھا۔ "اب مجھے بتائیں کہ کس میں زیادہ طاقت کی ضرورت ہے؟"

میں نے فوراً جواب نہیں دیا۔ سچائی واضح تھی۔

انہوں نے کہا، "پہلا رد عمل آپ کو ایک لمحاتی آگ دیتا ہے۔" لیکن دوسرا آپ کو دیر پا طاقت دیتا ہے۔ پہلا جھلت ہے۔ دوسرا کردار ہے۔"

اور پھر انہوں نے کچھ ایسا کہا جس نے مجھے بہت متاثر کیا، "صبر توانائی کی عدم موجودگی نہیں ہے۔ یہ توانائی پر مہارت ہے۔"

میں آہستہ سے پیچھے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا، اس سچائی کو اپنے اوپر حاوی ہونے دیا۔ پھر، میں نے پوچھا، "تو صبر کا مطلب کچھ نہ کرنا نہیں ہے؟"

انہوں نے کہا، "بالکل نہیں۔ صبر کا مطلب ہے فیصلہ کرنا کہ کہاں عمل کرنا ہے۔ ہر صورت حال کے دو حصے ہوتے ہیں:

- وہ چیزیں جنہیں آپ کنٹرول کر سکتے ہیں: آپ کے خیالات، آپ کے الفاظ، آپ کے جوابات۔

- وہ چیزیں جنہیں آپ کنٹرول نہیں کر سکتے: نتیجہ، وقت، کسی دوسرے شخص کا رویہ۔"

میں نے سر ہلایا۔ یہ فرق تکلیف دہ حد تک مانوس تھا۔

انہوں نے کہا، "جب آپ ان دونوں کو ملا دیتے ہیں، تو مایوسی بڑھتی ہے۔ لیکن جب آپ انہیں الگ کرتے ہیں، تو آپ اپنے اختیار کو واپس حاصل کر لیتے ہیں۔" انہوں نے ایک مثال دی۔ "اگر آپ کاروبار تباہ ہو جاتا ہے، تو آپ ماضی یا مارکیٹ کے کریش کو نہیں بدل سکتے۔ لیکن آپ جائزہ لے سکتے ہیں کہ کیا غلط ہوا، اس سے سیکھ سکتے ہیں، اور دوبارہ تعمیر کر سکتے ہیں۔ یہ فعال صبر ہے۔"

میں نے اس کے بارے میں سوچا اور پوچھا، "لیکن مذہب ہمیں 'قبول کرنے کو کیوں کہتا ہے؟ کیا قبولیت ہتھیار ڈالنے کے مترادف نہیں ہے؟"

انہوں نے کہا، "یہ منحصر کرتا ہے کہ آپ کس کے سامنے ہتھیار ڈال رہے ہیں۔" پھر وہ آگے جھکے اور، ایک پُر اعتماد آواز میں، کہا، "اگر آپ حالات کے سامنے ہتھیار ڈالتے ہیں، تو یہ کمزوری ہے۔ اگر آپ خدا کے سامنے ہتھیار ڈالتے ہیں، تو یہ طاقت ہے۔"

انہوں نے مزید کہا، "آپ ہار نہیں مان رہے ہیں۔ آپ خود کو ہم آہنگ کر رہے ہیں۔ آپ وہ قبول کرتے ہیں جو آپ کے قابو سے باہر ہے لیکن جو آپ کے قابو میں ہے اس میں پوری کوشش کے ساتھ آگے بڑھتے رہتے ہیں۔"

انہوں نے مجھے پیغمبر (ﷺ) کی یاد دلائی۔ "انہوں نے برسوں کی دشمنی، تمسخر، اور جلا وطنی کا سامنا کیا۔ کیا وہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے اور کہا، 'میں خدا کے معاملات بدلنے کا انتظار کروں گا؟' ہرگز نہیں۔ انہوں نے وہ قبول کیا جو وہ تبدیل نہیں کر سکتے تھے لیکن وہ ہر وہ کام کرتے رہے جو وہ کر سکتے تھے۔ یہ فعال صبر ہے۔"

میں نے اپنے اندر کچھ بدلتا ہوا محسوس کیا۔ یہ وہ صبر نہیں تھا جس کا میں تصور کرتے ہوئے بڑا ہوا تھا۔ میں نے آہستہ سے کہا، "تو صبر دراصل ایک طرح کا نظم و ضبط سے بھرپور ایمان ہے۔ ان دشمنی چیزوں میں معنی ہونے کا یقین رکھنا۔"

انہوں نے سر ہلایا۔ "بالکل۔ صبر اندر سے بدلتا ہے، چاہے باہر کی صورت حال ویسی ہی رہے۔ جیسے کوئی ٹریفک میں پھنسا ہوا ہو۔ تاخیر برقرار رہتی ہے۔ لیکن ہم یا تو لعنت بھیج سکتے ہیں یا اس وقت کو تیری، سوچ بچار، غور و فکر اور دعا کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔ صورت حال وہی، مگر اپنا آپ مختلف۔"

میں مسکرایا۔ یہ بہت زیادہ معقول تھا۔ میں نے چیلنج کیا، "لیکن نا انصافی کا کیا؟" "اگر کوئی میرے ساتھ غلط کرتا ہے، تو کیا مجھے مقابلہ نہیں کرنا چاہیے؟ کیا صبر کرنے سے میں بھی شریک جرم نہیں بن جاتا؟"

انہوں نے کہا، "بالکل نہیں۔ جوابی کارروائی اور جواب دینے میں فرق ہے۔"

انہوں نے وضاحت کی، "اگر کوئی آپ کے ساتھ غلط کرتا ہے، اور آپ غصے سے جوابی کارروائی کرتے ہیں، تو آپ ان کا آئینہ بن جاتے ہیں۔ آپ اسی رویے کو دہراتے ہیں۔ لیکن اگر آپ اصول کی بنیاد پر جواب دیتے ہیں، درد کی بنیاد پر نہیں، تو آپ اس مخصوص طرز عمل (pattern) کو توڑ دیتے ہیں۔"

پھر انہوں نے ایک ایسا جملہ کہا جو کئی دنوں تک میرے ساتھ رہا، "صبر کا مطلب ہے: میں تمہارے رویے کو اپنا رویہ طے نہیں کرنے دوں گا۔"

انہوں نے مجھے حضرت یوسف علیہ السلام کی یاد دلائی۔ جنہیں دھوکہ دیا گیا، غلام بنایا گیا، اور قید کیا گیا۔ اور پھر بھی جب انہیں اپنے بھائیوں پر طاقت حاصل ہوئی، تو انہوں نے یہ نہیں کہا، "اب میری باری ہے"۔ انہوں نے فرمایا، "آج تم پر کوئی ملامت نہیں"۔

میرے دوست نے نرمی سے کہا، "یہ صبر ہے۔ یہ وہ اخلاقی طاقت ہے"۔

میں نے عاجزی محسوس کی۔

میں نے خاموشی سے کہا، "تو صبر غصے کو دبانہ نہیں ہے۔ یہ اس پر مہارت حاصل کرنا ہے"۔

انہوں نے کہا، "بالکل۔ غصہ ایندھن بھی ہو سکتا ہے اور آگ بھی۔ ایندھن آپ کو حرکت میں مدد کرتا ہے۔ آگ آپ کو جلا کر رکھ کر دیتی ہے"۔ پھر انہوں نے پیغمبر (ﷺ) کا قول نقل کیا: "طاقتور وہ نہیں جو دوسروں کو بچھا دے، بلکہ وہ ہے جو غصے کے وقت خود کو قابو میں رکھے"۔

میں نے گہرا سانس لیا۔ میں نے اعتراف کیا، "یہ صبر کو سمجھنے کا بالکل مختلف طریقہ ہے۔ میں نے سوچا تھا کہ صبر غیر فعال انتظار ہے۔ لیکن یہ دراصل ایک بڑے منصوبے پر بھروسہ کرتے ہوئے صحیح جواب کا انتخاب کرنا ہے"۔

وہ گرجو شی سے مسکرائے۔ "جی ہاں۔ ہر آزمائش دو سوال پوچھتی ہے:

- کیا آپ وہ قبول کریں گے جو آپ کنٹرول نہیں کر سکتے؟

- کیا آپ وہ کریں گے جو آپ بہترین اور دیانتداری کے ساتھ کر سکتے ہیں؟

اگر آپ دونوں کا جواب 'ہاں' دے سکتے ہیں، تو آپ نے صبر کی طاقت کو دریافت کر لیا ہے"۔

میں ایک طویل لمحے تک خاموش بیٹھا رہا، اپنے اندر کچھ گچھلتا ہوا محسوس کرتا رہا۔ پھر میں نے، جیسے خود سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا، "شاید صبر روح کے سکوت کا نام نہیں ہے۔ شاید یہ ایمان کی ایک مستقل دھڑکن ہے۔"

وہ مسکرائے۔ "خوبصورت انداز میں کہا۔ حقیقی صبر بے جان نہیں ہوتا۔ یہ زندگی ہے جو منظم، نکھری ہوئی، اور بامقصد سمت میں ہے"۔

### غور و فکر (Reflection)

صبر بارمان لینا نہیں ہے۔

یہ غیر فعالیت نہیں ہے۔

یہ کمزوری نہیں ہے۔

صبر توانائی ہے — سمت کے ساتھ۔

ہمت — ضبط کے ساتھ۔

ایمان — عمل کے ساتھ۔

یہ افرا تفری اور سکون، رد عمل اور حکمت کے درمیان بل ہے۔

اور جب اسے صحیح طریقے سے اپنایا جاتا ہے، تو یہ آپ کی روح کو تھکا تا نہیں —

یہ اسے مضبوط بناتا ہے۔